Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۳ شوال ۱۳۹۷ھ ۲۸ تبوک ۱۳۵۶ہش ۲۸ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۸

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

### ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر مخلوقِ خدا کی ہمدردی کی تڑپ پائی جاتی تھی

## اِسی تڑپ کی وجہ سے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام مامورین سے بڑھ کر تھی

"انبیاء و رُسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہلِ دُنیا سے نفور ہوتے ہیں مگر دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے خطرہ میں ڈال لیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے فلعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہمّ و غم نہ کر کہ اس غم میں شائد تُو اپنی جان ہی دیدے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اِس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اِس قدر دُعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار۔ جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالاتِ نبوت کے مظہر تھے اِس لئے یہ پیاس آپؐ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اِس لئے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی ہی میں کُل عرب مسلمان ہوگیا۔ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصّہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقع دے دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۰، صفحہ ۸۱)

## صحیح طریقِ تلاوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی... دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۵)

قرآن کریم کے پڑھنے کا مندرجہ بالا طریق اسی وقت ممکن اور فائدہ بخش ہوگا جب باترجمہ تلاوت کی جائے اور کلامِ الٰہی کا مفہوم سمجھ میں آئے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

۱۔ روزانہ باترجمہ تلاوت کی جائے۔

۲۔ گھر میں قرآن کریم کے درس کا سلسلہ جاری کیا جائے۔

۳۔ تنظیمی رنگ میں قرآن کریم کو پڑھنے پڑھانے کا بندوبست مستقل بنیادوں پر ہو۔

اراکینِ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ تعلیم القرآن کا باقاعدہ انتظام کریں اور اپنے گھروں میں تفسیر صغیر سے تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۲۸ ستمبر ۱۹۷۷ء

# حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے تین مدارج

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے چھ صد کے قریب احکام دیئے ہیں۔ مومنوں کے لئے ان سب احکام کی بجا آوری ضروری قرار دی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص ان میں سے ایک حکم کی بھی عمداً خلاف ورزی کرے گا وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ یہ سب احکام اگر دیکھا جائے تو دو بڑے حصوں میں منقسم ہیں۔ ان میں سے بعض کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور بعض کا حقوق العباد سے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو شریعت کے یہی دو بڑے حصے یا پہلو ہیں اور ان ہر دو قسم کے حقوق کی کما حقہ ادائیگی حقیقی نجات حاصل کرنے اور دینی و دنیوی فلاح سے ہمکنار ہونے کے لئے از بس ضروری ہے۔

اگر دیکھا جائے تو نیکی نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کا اور ان ہر دو قسم کے حقوق سے پہلو تہی اور ان کے اتلاف کو ہی معصیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بنابریں ان ہر دو قسم کے حقوق سے پورے طور پر آگاہ ہونا ہر مومن کے لئے ازحد ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ نہ معاصی کے ارتکاب سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی نیکیاں بجا لا کر عند اللہ نیکوکاروں میں شمار کئے جانے کے شرف سے مشرف ہو سکتا ہے۔ ہر چند کہ ان حقوق کی تفصیل تو بہت طویل ہے تاہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختصر الفاظ میں انہیں بہت خوبی اور عمدگی سے ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ان ہر دو قسم کے حقوق کی اصولی رنگ میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵، ۲۷۹)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی اس لئے مشکل ہوتی ہے کہ لوگ بالعموم نہ ان حقوق کی تفصیل سے واقف ہوتے ہیں اور نہ ان کی ادائیگی اس طریق پر کرتے ہیں جس طور پر خدائی حکم کے مطابق کرنی چاہیئے۔ ان لوگوں کا تو ذکر ہی کیا جو ان حقوق کی ادائیگی کی سرے سے پرواہ ہی نہیں کرتے اور نفس پرستی کو ہی وہ سب سے بڑی عبادت سمجھتے ہیں اور دن رات اسی میں مشغول رہتے ہیں۔ جو لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف متوجہ ہوتے بھی ہیں وہ دن میں ایک یا دو وقت کی نماز پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حق اللہ ادا کر دیا اور اسی طرح کسی فقیر کی ہتھیلی پر چند ٹکے رکھ کر یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے حق العباد ادا کر دکھایا ہے۔ یہ نفس کا دھوکہ ہوتا ہے جو انہیں ایسا سمجھنے پر مجبور کرتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی کے لئے اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنا پڑتی ہے۔ ان کی ادائیگی اپنے صحیح معنوں کی رُو سے اس وقت ہوتی ہے جب انسان اپنے ہر عضو پر خدا کو حکمران بنا لے اور اپنی ہر حرکت و سکون کو اس کے احکام کے تابع کر لے اور پھر اس میں درجہ بدرجہ ترقی کرتا چلا جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کس نہج پر ہونی چاہیئے اور اس ادائیگی کا اعلیٰ معراج پر پہنچنا ضروری ہے، فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ (یعنی حقوق اللہ کی کما حقہ ادائیگی) دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی (یعنی حقوق العباد کی ادائیگی) اور ان حکموں کو اس نے (ایک آیت کریمہ میں) تین درجہ پر منقسم کیا ہے۔ جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی ہیں۔ اور وہ آیت کریمہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی۔

پہلے طور پر (یعنی حقوق اللہ کے لحاظ سے) آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکل کے لائق نہیں، کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیت خاصہ کے ہر ایک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔

بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع (یعنی حقوق العباد) سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کے آزار کے عوض میں تو اس کو راحت پہنچاوے اور مروت و احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشو و نما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔"

(ازالہ اوہام)

سو اس سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں درجہ بدرجہ ترقی کر کے ایتاء ذی القربیٰ کے درجہ تک نہ پہنچ جائے اور فطرتی جوش سے ان حقوق کو نہ بجا لائے وہ ان حقوق کو کما حقہ ادا کرنے والا نہیں شمار ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ اس درجہ پر پہنچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں وہی لوگ اس درجہ پر پہنچتے ہیں جو ایک طرف اپنے نفس پر موت وارد کر کے ہمہ تن خدا ہی کے ہو جاتے ہیں، اسی میں ہو کر وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کے مطابق اپنے آخری سانس تک اسی کے فرمانبردار رہتے ہوئے اس دنیا سے کوچ کر کے اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں اور دوسری طرف وہ اخلاقی ترقی میں کمال حاصل کر کے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کا عہد مبارک

۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ

## خاندانی حالات:

مجدد الفِ آخر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود علیہ السلام مشہور ایرانی قبیلہ برلاس کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کا خاندان ایک شاہی خاندان تھا۔ جس کے فارسی قالب کو جنابِ الٰہی کی طرف سے ترکی، چینی اور فاطمی خون کا لطیف امتزاج بخشا گیا تھا۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ مرزا ہادی بیگ صاحب تھے جو ۱۵۳۰ء میں اپنے خاندان کے ساتھ کش سے پنجاب میں داخل ہوئے اور قادیان کی مثالی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جو ۱۸۰۲ء تک قائم رہی۔ جس پر بالآخر آپ کے دادا مرزا عطا محمد صاحب کے وقت میں سکھ قابض ہو گئے۔ اور آپ کے خاندان کو ریاست کپورتھلہ میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ یہ خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں دوبارہ قادیان میں آ گیا اور آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو اپنی خاندانی ریاست میں سے پانچ گاؤں واپس مل گئے۔

## ولادت:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کے بطنِ مبارک سے ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو طلوعِ فجر کے بعد قادیان میں بروز جمعہ تولد ہوئے۔ حضرت مسیح ناصری کی طرح آپ کی ولادت میں بھی ندرت کا رنگ تھا کیونکہ آپ محی الدین ابن عربیؒ کی پیشگوئی کے مطابق توام پیدا ہوئے تھے۔

## پاکیزہ بچپن، تعلیم اور زیارت مصطفیٰؐ:

حضور فرماتے ہیں کہ اوائل ہی سے مسجد میرا مکان، صالحین میرے بھائی، ذکرِ الٰہی میری دولت اور خلق میرا خاندان رہا ہے۔ ایک صاحب کرامت اور ولی اللہ مولوی غلام رسول (قلعہ میہاں سنگھ) نے آپ کو بچپن میں دیکھا تو فرمایا کہ:

"اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔"

۶، ۷ سال کی عمر میں آپ نے قادیان میں ایک حنفی بزرگ فضل الٰہی صاحب سے قرآن شریف اور چند فارسی کتب پڑھیں۔ قریباً دس سال کے ہوئے تو فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کے ایک عربی خوان اہلحدیث عالم مولوی فضل الٰہی صاحب آپ کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب ایک دیندار اور بزرگ عالم دین تھے جنہوں نے بہت توجہ اور محنت سے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعدِ نحو پڑھائے۔ عمر کے سترھویں اٹھارویں سال میں بٹالہ کے ایک شیعہ عالم دین مولوی گل علی شاہ صاحب سے آپ نے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ حاصل کئے اور طبی کتب بھی اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔

دورانِ تعلیم آپ نے پہلی بار عالم خواب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک کرسی اونچی ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا ہے گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔

## خدمتِ دین کی مجاہدانہ تیاری:

حضرت اقدس علیہ السلام کو ابتداء ہی سے جنابِ الٰہی سے ایسا جذب عطا ہوا تھا کہ آپ شروع ہی سے خلوت نشین ہو گئے تھے اور سارا سارا دن مسجد میں بیٹھ کر قرآن شریف پڑھتے اور اس کے حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے اور اسلام اور مسلمانوں کی خستہ حالی کو دیکھ کر دن رات مضطرب اور بے چین ہو جاتے تھے۔ غیرتِ رسولؐ کا بے پناہ جذبہ شروع ہی سے ایسا موجزن تھا کہ ۱۶-۱۷ سال کی عمر سے ہی عیسائیوں کے اعتراضات جمع کرنے کی مہم شروع کر رکھی تھی۔

## مقدمات میں راست گفتاری اور تعلق باللہ:

اسی زمانہ میں آپ کو اپنے والد صاحب کے حکم پر ان کے مقدمات کی پیروی کرنا پڑی یہ ابتلائے عظیم کم و بیش سترہ برس تک جاری رہے جس میں آپ نے راست گفتاری، منکسر المزاجی اور تعلق باللہ کا ایسا بے مثال نمونہ دکھایا کہ چشمِ فلک نے صدیوں سے نہیں دیکھا تھا۔

## سیالکوٹ میں تبلیغ اسلام کے معرکے:

۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک آپ سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت قیام فرما رہے جہاں دفتری فرائض کے بعد آپ کا پورا وقت تلاوتِ قرآن، عبادت گزاری، خدمتِ خلق اور تبلیغ اسلام میں گزرتا تھا۔ عیسائیوں نے پنجاب کو اور پنجاب میں خصوصاً سیالکوٹ کو عیسائیت کے فروغ کا بھاری مرکز بنا رکھا تھا۔ حضرت اقدسؑ نے یہاں تبلیغ اسلام اور ردِّ عیسائیت کا پرجوش محاذ کھول دیا اور خصوصاً سکاچ مشن کے بڑے نامی گرامی پادری بٹلر سے آپ کے بڑے بڑے معرکے ہوئے۔ اس سرفروشانہ جہاد کا تذکرہ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد مولوی سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کے بیانات میں بھی ملتا ہے۔

## مناظروں سے دستکشی اور آسمانی بشارت:

سیالکوٹ سے واپسی کے بعد آپؑ پھر قادیان میں تشریف لے آئے اور خدمت دین و ملت کی سرگرمیاں جاری کر دیں۔ میں جبکہ آپ نے بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے محض للہ مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا اور مخالفوں کی ہنگامہ آرائی کے باوجود قرآن مجید کو اقوال رسولؐ سے مقدم کرنے کا اعلان عام کر دیا تو رب ذوالجلال نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آپ کو خبر دی کہ:

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

## قلمی جہاد کا آغاز:

۱۸۷۲ء میں آپ نے اسلام کی تائید میں قلمی جہاد کا آغاز فرمایا اور منشور محمدی (بنگلور) اور دوسرے مسلم پریس میں مضمون سپرد قلم کرنے شروع کئے۔ اندازاً ۱۸۷۴ء میں آپ نے شعر و سخن کو اشاعت حق کا ذریعہ بنایا۔ آپ اوائل میں "فرخ" تخلص کرتے تھے۔

## روزوں کا مجاہدہ عظیم:

۱۸۷۵ء میں آپ نے خدا تعالیٰ کے ارشاد پر نو ماہ تک روزوں کا عظیم مجاہدہ کیا۔ جس میں آپ کو عالم روحانی کی سیر کرائی گئی اور گزشتہ انبیاء و صلحاء اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین بیداری کی حالت میں زیارت نصیب ہوئی۔ یہ آپ جیسے عاشق رسولؐ کا لطیف معراج تھا۔

## کثرت مکالمات کی ابتداء:

۲ جون ۱۸۷۶ء کو آپ کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا انتقال ہوا اور ساتھ ہی بڑے زور و شور کے ساتھ آپ پر مکالمات و مخاطبات کا نزول شروع ہو گیا اور آپ براہ راست رب العالمین کی آغوش تربیت میں آ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ آپ کے والد کے بعد آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب (متوفی ۱۸۸۳ء) بظاہر جائیداد پر قابض و منصرم تھے۔ اور آپ ۷ سال تک بسر آزما عالم درویشی و فقیری میں رہے۔ مگر آپ کا ذوق تبلیغ اور جذبہ عبادت کم ہونے کی بجائے گویا بحر مواج کی شکل اختیار کر گیا اور آپ ہر قسم کے دنیوی جھمیلوں سے بے نیاز ہو کر خدمت دین میں سرگرم عمل ہو گئے اور خصوصاً آریہ سماج پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



پوری قوت سے حملہ کر رہا تھا جس میں اسلام کو فتح مبین ہوئی۔

### براہین احمدیہ جیسی شہرۂ آفاق کتاب کی اشاعت:

۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۸۴ء تک آپؑ کے قلم مبارک سے "براہین احمدیہ" جیسی معرکۃ الآراء تصنیف منظر عام پر آئی جس سے برصغیر پاک و ہند میں زبردست تہلکہ مچ گیا۔ اور مسلمانانِ ہند جو عیسائیت آریہ سماج اور مغربی فلسفہ اور الحاد کے مرکب اور خوفناک حملہ سے نیم جان اور نڈھال ہو چکے تھے۔ اسلام کے اس زبردست دفاع سے ایک نئی زندگی اور نئی طاقت محسوس کرنے لگے اور مسلمان علماء و فضلاء مثلاً ابو سعید محمد حسین بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث، حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی اور مولانا محمد شریف بنگلوری صاحب نے اس کتاب کو ایک بے نظیر شاہکار تسلیم کیا اور دشمنانِ اسلام کے ہاں صف ماتم بچھ گئی اور کفر کی طاقتیں مجتمع اور منظم ہو کر آپ کے خلاف برسر پیکار ہو گئیں۔

### دعویٰ ماموریت اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت:

مارچ ۱۸۸۲ء میں آپ کو ماموریت کی خلعت سے نوازا گیا۔ جس کے بعد پہلے ۱۸۸۲ء میں پھر ۱۸۸۵ء میں آپ نے دنیا بھر کے غیر مسلم لیڈروں اور راہنماؤں کو نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی اور اس سلسلہ میں بیس ہزار اردو انگریزی اشتہارات بذریعہ رجسٹری بھجوائے۔ گویا

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

۱۸۸۴ء میں دہلی کے صوفی مرتاض حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی بیٹی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ آپ کے عقد میں آئیں۔ اس طرح خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے ایک مبارک اور مبشر خاندان کی بنیاد ڈالی۔ ۱۸۸۶ء میں بحکم الٰہی آپؑ نے ہوشیار پور میں چلہ کشی کی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے مخلصین اور آپ کے خاندان کی نسبت بکثرت بشارتیں ملیں۔ نیز مصلح موعود جیسے فرزند ارجمند کی خبر دی گئی جو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا المصلح الموعود کے نورانی وجود کی ولادت سے پوری ہوئی۔

### لدھیانہ میں بیعت اولیٰ:

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا مبارک دن ہمیشہ تاریخ احمدیت میں ممتاز رہیگا۔ کیونکہ اس دن حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلہ جدید میں پہلی بیعت ہوئی اور ۴۰ عشاقِ رسولؐ نے آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ اوّل المبائعین ہونے کا شرف حضرت حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیرویؓ (خلیفہ اوّل) کو حاصل ہوا۔

### دعویٰ مسیحیت:

۱۸۹۰ء کے آخر میں آپ پر انکشاف کیا گیا:

"مسیح ابن مریم رسول اللہ
فوت ہو چکا ہے اور اس کے
رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق
تو آیا ہے۔"

اس پر ۱۸۹۱ء میں آپؑ نے "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" جیسی معرکۃ الآراء کتابیں شائع کر کے علمائے وقت پر اتمام حجت کی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے اور دہلی میں مولوی بشیر احمد صاحب بھوپالی سے لاجواب مباحثات کئے مگر علماء ظواہر نے اپنی قدیم روایات کے مطابق آپ کے خلاف فتویٰ کفر لگا دیا۔ البتہ علامہ حالی، ریاض خیر آبادی، سر سید احمد خان، مولوی سراج الدین مدیر زمیندار، مولانا شبلی، مولانا عبدالحلیم شرر، نواب محسن الملک، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی جیسے روشن خیال مسلم ہمیشہ اس مخالفت میں غیر جانبدار رہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جنہوں نے آپ کے خلاف تکفیر پر ہندوستان بھر کے علماء کو جمع کر کے کفر نامہ شائع کیا تھا۔ انگریزی حکومت نے ان کو چار مربعہ زمین سے نوازا اور زندگی کے آخری دم تک انگریزوں کے کان بھرتے رہے۔ کہ مرزا صاحب حکومت کے باغی اور مہدی سوڈانی سے زیادہ خطرناک ہیں۔ برطانوی افسران کو ان پر کڑی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ یہ انگریزی حکومت کی سرپرستی کا ہی اثر تھا کہ انہوں نے اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" میں بلند بانگ دعویٰ کیا کہ میں نے مرزا صاحب کو آسمان پر چڑھایا ہے اور میں ہی زمین پر گراؤں گا۔ اس کے مقابل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

اے کہ سوئے تیغ بابستہ کمر
خدا ذات تیری تو دیگر دگر

خدا کے پاک مسیحؑ کے یہ الفاظ ہر زمانہ کی شکل میں پورے ہوئے اور وہ ہر وقت کا ایک دائمی نشان ہیں۔

### پہلا سالانہ جلسہ:

۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء کو جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ نماز ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے حضورؑ کی تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی اور جلسہ ختم ہوا۔ اس پہلے اجتماع میں صرف ۷۵ مخلصین شامل ہوئے۔

### متعدد شہروں کا تبلیغی سفر:

۱۸۹۲ء میں حضورؑ نے لاہور، سیالکوٹ، کپورتھلہ، جالندھر اور لدھیانہ کا سفر اختیار کیا اور حق و اشاعت کی آواز پنجاب بلکہ ملک کے کونہ کونہ تک پہنچا دی۔ اگلے سال حضورؑ اسی غرض سے فیروز پور بھی تشریف لے گئے۔ نیز امرتسر میں عیسائیوں سے ایک فیصلہ کن مباحثہ بھی کیا جس کی بازگشت انگلستان میں بھی سنائی دی گئی۔ چنانچہ لارڈ بشپ نے پادریوں کی عالمی کانفرنس میں اس خطرہ کا اظہار کیا کہ اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں اور ہندوستان کی برطانوی مملکت میں محمدؐ کو پھر وہی عظمت پہلی سی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔

### ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام:

۱۸۹۳ء میں آپؑ نے آئینہ کمالات اسلام کے نام سے ایک پُرمعارف کتاب لکھی۔ جس میں ملکہ وکٹوریہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جس پر حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف جیسے اہل اللہ نے خراج تحسین ادا کیا۔ جون ۱۸۹۷ء میں ملکہ کی جوبلی ہوئی۔ اس تقریب پر آپ نے ملکہ انگلستان کو نہ صرف دوبارہ دعوت اسلام دی بلکہ انگلستان میں ایک جلسہ مذاہب کی تجویز بھی پیش فرمائی۔

### مکہ مکرمہ میں مسیح موعودؑ کی آمد کے چرچے:

فروری ۱۸۹۴ء میں آپؑ نے "حمامۃ البشریٰ" شائع کی جو عرب اسلام میں خصوصاً اور دوسرے بلاد عربیہ میں عموماً کثرت سے پھیلائی گئی اور ہر طبقہ میں آپؑ کا ذکر پہنچ گیا۔ ایک خدائی تصرف یہ ہوا کہ اسی زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق رمضان میں مقررہ تاریخوں پر چاند اور سورج کو گرہن لگا جس نے سعید روحوں میں زبردست جنبش پیدا کر دی۔

۱۸۹۵ء میں مغربی دنیا نے بھی یہ نشان دیکھا اور آپؑ کی سچائی پر آسمانی مہر لگ گئی۔

### تین اہم انکشافات:

۱۸۹۵ء کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اسی سال آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے تین ایسے علمی انکشافات کئے جن سے اسلام کی فتح کے نقارے بجنے لگے۔ چنانچہ آپ نے زبردست دلائل سے ثابت کیا کہ (۱) عربی زبان ام الالسنہ ہے (۲) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر محلہ خانیار (سری نگر) میں ہے۔ (۳) سکھ تحریک کے بانی گورونانک مسلمان تھے۔

### تحفظ ناموس رسولؐ کیلئے آئینی تحریک:

اسی سال آپؑ نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کا مطالبہ کیا اور تحفظ ناموس رسولؐ کے لئے ایک آئینی تحریک اٹھائی جس کا مسلمان حلقوں میں زبردست خیر مقدم کیا گیا اور نواب محسن الملک نے اسے خوب سراہا۔

### تعطیل جمعہ کی تحریک:

یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو آپؑ نے وائسرائے ہند کے نام اشتہار شائع کیا کہ مسلمانوں کو جمعہ کے روز تعطیل دی جائے کہ یہ مقدس دن اسلامی شعار کی حیثیت رکھتا ہے۔

### جلسہ مذاہب عالم لاہور:

دسمبر ۱۸۹۶ء کے آخری ہفتہ میں لاہور کے اندر ایک مذاہب عالم کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپؑ نے اسلام کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ آپؑ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے عنوان سے ایک بے نظیر مضمون لکھا جسے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے نہایت جوش اور زبردست قوتِ بیانی سے سنایا۔ آپؑ نے قبل از وقت بذریعہ اشتہار پیشگوئی فرما دی تھی کہ یہ مضمون بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور اسلام کو آپ کے ہاتھوں فتح نصیب ہوئی جس کا اعتراف اردو اور انگریزی پریس نے بھی کیا۔

### قتل لیکھرام:

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو مشہور شاتم رسولؐ لیکھرام پنڈت آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق "تیغ بران محمدؐ" سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ آریہ صاحبان نے اس پر سخت طوفان بدتمیزی اٹھایا۔ مگر آپؑ نے تحدی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



آپ نے تحدی کے ساتھ ثابت کیا کہ اسلام اور آریہ مذہب کا خدا تعالیٰ کی آسمانی عدالت میں برسوں سے ایک مقدمہ دائر تھا سو آخر ۹ مارچ ۱۸۹۷ء کے اجلاس میں اس عدالت نے مسلمانوں کے حق میں ایسی ڈگری دی کہ جس کی اب نہ کوئی اپیل ممکن ہے نہ مرافعہ۔

## مقدمہ اقدام قتل اور آپ کی بریّت:۔

اسی سال عیسائیوں نے ہندوؤں اور دوسرے مخالف علماء سے مل کر آپ کے خلاف مقدمہ اقدام قتل کی سازش کی۔ عیسائیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے گواہی دی مگر اللہ تعالیٰ نے مسٹر ڈگلس (جج) پر اصل حقیقت کھول دی اور اس نے آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ نیز کہا کہ ڈاکٹر کلارک پر آپ مقدمہ چلانے کے مجاز ہیں مگر حضور نے فرمایا:۔

"میں کسی پر مقدمہ چلانا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔"

اگلے سال ۱۸۹۸ء میں آپ کے مخالفین نے اپنی ناکامی کا بدلہ لینے کے لئے آپ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا لیکن اس میں بھی آپ کی بریت ہوئی اور مخالفت کا متحدہ محاذ ناکام و نامراد رہا۔ علاوہ ازیں مرکز احمدیت میں تعلیم الاسلام سکول کی بنیاد پڑی اور "البلاغ"۔ "ایام الصلح"۔ "ضرورت الامام"۔ "نجم الہدیٰ" کتابیں تالیف ہوئیں اور اکثر شائع بھی ہو گئیں۔ جن سے جماعت کے اثر و نفوذ میں مزید وسعت ہوئی۔ ۱۸۹۹ء میں آپ نے "تریاق القلوب"۔ "ستارہ قیصریہ" اور "مسیح ہندوستان میں" جیسی عظیم الشان کتابیں لکھیں۔

## مقدمہ دیوار:۔

تحریک احمدیت کے بیرونی دشمنوں کی جدوجہد کے پیوند خاک ہونے کے بعد آپ کے جدی بھائیوں نے ۱۹۰۰ء میں آپ کے الدار کا محاصرہ کرنے اور تحریک کو مٹانے کے لئے ایک دیوار کھینچ ڈالی جس سے احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا۔ فیحصر النبی اللہ واصحابہ کا یہ قیامت خیز دور لمبے مقدمات کے بعد ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء کو ختم ہوا جبکہ سرکاری فیصلہ کے مطابق یہ دیوار گرا دی گئی۔ مصائب اور فتن کے ان پُرآشوب دنوں میں بھی آپ برابر قلمی جہاد میں مصروف رہے۔ چنانچہ "تحفہ غزنویہ" شائع کی۔ اسی زمانہ میں "خطبہ الہامیہ" کا زبردست علمی نشان ظہور پذیر ہوا جس نے آپ کی حقانیت کو نیم روز کی طرح روشن کر دیا اور علمی و ادبی عظمت کی دھاک بٹھا دی۔

## بشپ کو شکست فاش:۔

مئی ۱۹۰۰ء میں حضور نے بشپ جارج الفریڈ لیفرائے کو "معصوم نبی" کے موضوع پر بحث کرنے کے لئے للکارا مگر خدا کے بطل جلیل کے مقابلہ پر اسے میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ "انڈین سپیکٹیٹر" نے بشپ کے اس فرار پر زبردست تنقید کی اور اسلام کو ایک بار پھر عیسائیت پر فوقیت نصیب ہوئی۔

## "اعجاز المسیح" اور "تحفہ گولڑویہ" کی تصنیف و اشاعت:۔

۲۸ اگست ۱۹۰۰ء کو حضور نے گولڑہ شریف کے مشہور سجادہ نشین مہر علی شاہ صاحب کو تفسیر نویسی کی دعوت دی۔ پیر صاحب تو یہ دعوت ٹال گئے مگر حضور نے انوار قرآنی کی اشاعت کی خاطر "اعجاز المسیح" کے نام سے سورۂ فاتحہ کی عربی زبان میں تفسیر شائع فرمائی اور بلاد عرب و عجم میں اس کی خوب اشاعت کی۔ علاوہ ازیں "تحفہ گولڑویہ" کے نام سے ایک مبسوط کتاب شائع کی جس میں اپنی سچائی کے ناقابل تردید دلائل تحریر فرمائے۔ اس کتاب پر بھی آپ نے انعام دینے کا اعلان فرمایا مگر کسی کو مرد میدان بننے کی جرأت نہ ہوئی۔ (باقی)

## عشرہ وصولی

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ یکم تا دس اخاء (یکم تا ۱۰ اکتوبر) عشرہ وصولی منا کر جملہ چندہ جات کے بقایاجات وصول کریں۔ اور عشرہ کے اختتام پر رقوم اور رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوائیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

### مسل نمبر ۲۳۲۹۲

میں رضیہ بیگم زوجہ نعیم احمد صاحب طاہر قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۲۰۰۰ روپے
زیور طلائی ۳ تولہ ۲ ماشہ ۴ رتی مالیتی -/۱۷۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رضیہ بیگم ۵/۶ کوارٹر ۶۶۱ فضل عمر ہسپتال ربوہ
گواہ شد۔ مبارک احمد شاد بیت المال آمد ربوہ۔
گواہ شد۔ نعیم احمد طاہر خاوند موصیہ۔ ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۳۲۹۳

میں سید حفیظ اللہ شاہ ولد سید مہدی حسن شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یو۔کے۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید حفیظ اللہ
56 Alexandar Ave
Southhall MIDD X.
U.K
گواہ شد۔ نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہنسلو۔ لندن۔
گواہ شد۔ عبد السلام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ Southhall

## سو فیصد بجٹ ادا کرنیوالی مجالس انصار اللہ کی خصوصی دعائیہ فہرست

سالانہ اجتماع سے قبل سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز یہ فہرست سالانہ اجتماع پر شائع ہونے والے میزانیہ میں بھی شائع کی جائے گی۔ مجالس کو اس فہرست میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

**درخواست دعا** کراچی میں میرا بھتیجا عامر فیروز بھٹی عمر ۱½ سال انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ ان دنوں حالت بہت خراب ہے ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے احباب جماعت بچے کی کامل صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (نعمت اللہ بھٹی میل نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

**قائدین کرام جلد از جلد حل شدہ پرچے مرکز میں ارسال فرمائیں۔** (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وقفِ عارضی کرنیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

۱۔ تحریک وقف عارضی کے تحت نام پیش کرنے والے واقفین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے ہی گاؤں میں وقف عارضی گذارنے کے لئے بعض واقفین اپنے فارم پر نوٹ دے دیتے ہیں حالانکہ قواعد کے مطابق اپنے گاؤں میں وقف عارضی گذارنے کی اجازت نہیں ہے لہذا مقامی طور پر وقف عارضی گذارنے کے لئے آئندہ خواہش کا اظہار نہ فرمائیں۔

۲۔ مستورات اپنی جگہ پر وقف عارضی کے دوران کام کرسکتی ہیں مگر زیادہ پسندیدہ یہ امر ہوگا کہ وہ بھی اپنے خاوند یا باپ یا بھائی کے ساتھ جو اُنہی ایام میں وقف عارضی پر باہر تشریف لے جارہے ہوں کسی دوسری جماعت میں وقف عارضی پر جانے کی کوشش فرمائیں تا زیادہ فوائد اور برکات حاصل ہوسکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

## چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:۔

لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازی خان۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نوابشاہ۔ حیدرآباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر اور کراچی۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "وسّع مکانک" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلسہ سالانہ کے قرب کے پیشِ نظر حتی الوسع نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/ ۲۷-۲۱۸ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

## نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

خاکسار کے لڑکے عزیزم وسیم احمد کو قانون کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی پر گورنر صاحب پنجاب نے مورخہ ۹/۷/۷۷ کو گولڈ میڈل دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس شاندار کامیابی کو مزید ترقیات کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار کا دوسرا لڑکا عزیزم نعیم احمد ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان دے رہا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اس سے قبل اس نے ایف۔ ایس سی کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی تھی۔

ہر دو بچے حضرت قریشی امیر احمد صاحب مرحوم برادر زادہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔

(خاکسار منیر احمد قریشی F-67 گلبرگ ۲ لاہور)

## ولادت

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رفعت نصیر صاحبہ (کوائیڈن لندن) کو ۳۰ر اگست کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسرور احمد نام رکھا ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وتندرستی والی نیک، صالح، خدمتِ دین سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ نومولود محترم بشیر احمد سید صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کوائیڈن لندن کا پوتا اور محترم سید سعید خالد صاحب، زعیم اعلیٰ انصار اللہ قیادت صدر کراچی کا نواسہ اور نصیر احمد سید صاحب کا بیٹا ہے۔ (خاکسار سید رشید طارق قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

## چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

ہفتہ زیر رپورٹ ۸ر ستمبر تا ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۷ء اس مد میں کل ۹۶۱۵ روپے چندہ وصول ہوا ہے اس طرح اس مد کی کل آمد ۱،۹۲،۷۹۳ روپے ۴۳ پیسے ہوگئی ہے۔ اس وقت تک دو لاکھ سے زائد خرچ ہوچکا ہے اور مہمان خانہ کی مکمل تعمیر کے لئے ۳،۲۸،۵۰۰ روپے کی ضرورت ہے۔ بہنیں انفرادی طور پر اور لجنات اجتماعی طور پر اس چندہ کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش کریں تا جلسہ سالانہ تک کام مکمل ہوجائے۔ رقم کی کمی سے رُکنا نہ پڑے اور جلسہ سالانہ پر وہاں ٹھہرنے والی خواتین آرام اُٹھا سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## اعلانِ نکاح

برادرم عزیز چوہدری رفیع احمد صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب مرحوم آف چک ۲۵ جنوبی سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ بی اے۔ بی ایڈ بنت مکرم شیخ احمد علی صاحب مرحوم بعوض مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے بمکان شیخ احمد علی صاحب مرحوم پڑھا۔ احبابِ جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار (ڈاکٹر) منیر احمد محمود معلم وقفِ جدید)

## درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بیٹے عزیز رفیع اللہ ٹیلی فون اپریٹر کو ۱۰ر ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کی والدہ بہت بیمار اور کمزور ہے ولادت بھی بذریعہ اپریشن ہوئی اس لئے احباب سے بچی کی درازیٔ عمر اور اس کی والدہ کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (برکت اللہ (ریٹائرڈ پوسٹماسٹر) دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ مکرم برادرم شاہد احمد صاحب ابن مکرم غلام محی الدین صاحب (مرچنٹ نیوی کراچی) کو ماہ قبل سکوٹر کے حادثہ میں دائیں ٹانگ دو جگہوں سے ٹوٹ جانے کی وجہ سے بہت تکلیف رہی اور ابھی تک ایک جگہ کا زخم ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید سمائٹری آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان کراچی)

۳۔ خاکسار کی بچی عزیزہ طاہرہ بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد عبداللہ بزاز غربی بازار بھابڑا ضلع سرگودھا)


## ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ مکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چیپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم



مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے اجتماعات کے مواقع پر

نفیس چائے اور ٹھنڈے مشروبات کے لئے کیفے فردوس گلی باجوہ گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں۔ (خاکسار سید شاہ میر احمد شاہ)


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴